REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

۱۴ رجب ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۸/۱۳ ۲۴ صلح ۱۳۳۸ھ ش ۲۴ جنوری ۱۹۵۹ء نمبر ۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت، کمزوریٔ طبع اور سردی کی شدت کے دینی امور میں ازحد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

انسان اپنی ذات میں ایک عالمِ صغیر کی حیثیت رکھتا ہے

اس میں تعمیر و ترقی اور ارتقاء و بلندی کی ہمہ گیر صلاحیتیں موجود ہیں

تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا معرکۃ الآراء خطاب

ربوہ ۲۲ جنوری۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالتِ انصاف ہیگ نے آج یہاں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے شخصیت بنانے اور شخصی کمال حاصل کرنے کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی جس میں آپ نے واضح فرمایا۔ کہ انسان کمزور ہونے کے باوجود اپنی ذات میں ایک عالمِ صغیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس میں تعمیر و ترقی اور ارتقاء و بلندی کی ہمہ گیر صلاحیتیں اسی طرح موجود ہیں جس طرح کائناتِ ارضی یعنی عالمِ کبیر میں ان طاقتوں اور صلاحیتوں کا موجود و مشہود ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہر فرد بشر خواہ وہ کسی حال اور کسی ماحول میں کیوں نہ ہو اسے چاہیئے کہ وہ عالمِ کبیر میں باطنی قوتوں اور صلاحیتوں کی ہم آہنگ و باہم متوازن کارفرمائی سے سبق حاصل کرتے ہوئے خود بھی اپنی قوتوں اور صلاحیتوں اور استعدادوں میں وہی ہم آہنگی و توازن ربط و ضبط اور اتحاد و اتصال پیدا کرے۔ اور اس کے زیرِ اثر اپنی شخصیت کو بنانے اور شخصی کمال حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف تعلیم الاسلام کالج یونین کے ایک خصوصی اجلاس میں طلبہء کالج سے انگریزی زبان میں خطاب فرما رہے تھے۔ آپ کا یہ پُر معارف و ولولہ انگیز خطاب قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ جس میں آپ نے اُن ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ جن کی مدد سے ہر شخص قدرت کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو متوازن طریق پر اس طور سے بروئے کار لا سکتا ہے۔ کہ مایوسی اس کے قریب نہ پھٹک سکے۔ اور حالات کی نامساعدت یا راہ میں پیش آنے والی مشکلات اس کے لئے سدِ راہ نہ بن سکیں۔ اور وہ ہر آن ترقی کی طرف قدم بڑھاتا اور اپنے شخصی جوہر کو اجاگر کرتا چلا جائے حتیٰ کہ شخصیت میں ایسا کمال حاصل کرلے۔ کہ اس کا وجود دوسروں کے لئے سراسر خیر اور بھلائی کے سوا کچھ نہ ہو۔ اس ضمن میں آپ نے جذبۂ عمل کو ہر آن بیدار رکھنے۔ مشکلات کو ترقی کا زینہ سمجھنے کسی حال میں بھی ہمت نہ ہارنے مسلسل جد و جہد کو اپنا شعار بنالے۔ خدائی قانون سے کامل مطابقت اختیار کرنے۔ اجتماعی فلاح کو ہمیشہ مدِ نظر رکھنے افضالِ خداوندی کو ہرگز محدود نہ سمجھنے۔ غیر نفع بخش نقالی سے بچنے تعمیری فکر کی عادت ڈالنے خیال و کردار اور قول و فعل میں مکمل یک جہتی پیدا کرنے۔ اور زندگی کے ایک ایک لمحے کی قدر کرتے ہوئے صبر و استقلال کے ساتھ مصروفِ عمل رہنے کے زریں اصولوں اور ان کی پُر حکمت باریکیوں کو نہایت خوبی سے واضح فرمایا۔ اور ساتھ کے ساتھ قرآن مجید کی آیات پیش کرکے یہ امر ذہن نشین کرایا۔ کہ ہر صورتِ حال ہر موقعہ اور محل اور ہر شعبہ حیات میں زندگی کو کامیابی اور فائز المرامی سے ہمکنار کرنے کا تمام راز قرآن مجید کی بے مثال ولازوال تعلیم کو مشعلِ راہ بنانے اور اس کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے اس پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کی بصیرت افروز تقریر فنِ خطابت روانی و زورِ بیان اور جذب و تاثیر کا ایک شاہکار تھی۔ جو کامل سکوت کے عالم میں پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ اور جس کے دوران میں آپ نے ٹھوس حقائق نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں ذہن نشین کرانے کے ساتھ ساتھ ظرافتِ طبع کے رنگ میں بعض دلچسپ واقعات بھی بیان فرمائے۔

کالج یونین کے اس خصوصی اجلاس کا اہتمام کالج کے وسیع و عریض ہال میں کیا گیا تھا جس میں صدارت کے فرائض یونین کے نائب صدر صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے ادا کئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ نقرس کو بھی افاقہ ہے۔ البتہ کمزوری ابھی باقی ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ جنوری

رویا وکشف کی حقیقت

صدق جدید کے شمارہ ۹ جنوری ۱۹۵۹ء میں ایک نوٹ حسب ذیل ہے۔

"۱۸ دسمبر کو سورت سے یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ توساری کے مولانا محمد موسےٰ جو مدرسہ ڈابھیل میں معلم تھے۔ اور بظاہر ہر طرح تندرست تھے جمعرات کو اپنے وطن روانہ ہوئے مدرسہ کے شیخ الحدیث سے یہ کہتے ہوئے کہ گھر جا رہا ہوں۔ آپ کل آکر میری نماز جنازہ پڑھا دیجئے گا۔ گھر آئے سب سے معافی مانگی اور فرمایا کہ بس چند گھڑی کا مہمان ہوں۔ وقت موعود پر لوگوں سے کہا کہ کلمہ پڑھو۔ پھر خود بھی کلمہ پڑھا۔ اور ایک بیک لیٹ گئے اور روح پرواز کر گئی۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ

روایت اگر صحیح ہے تو ذرا حیرت انگیز ہے۔ اور تشریح طلب بھی مرحوم کی بزرگی اور مقبولیت کے لئے یہ کافی ہے۔ کہ ان کی عمر خدمت دین میں گذری۔ اور خاتمہ کلمہ شہادت پر ہوا۔ پھر جمعہ کے دن۔ باقی اپنے یوم موت کی پیش خبری یہ ایک طرح کا کشف ہے اور اس کا لازمی تعلق بزرگی اور مقبولیت سے نہیں۔ کشف تو یہی بزرگوں سے یہی سننے میں آیا ہے۔ کہ غیر متقی بلکہ غیر مسلم کے لئے بھی ممکن ہے۔ محض اس کمال کو رضائے الٰہی کی دلیل سمجھنا صحیح نہیں واللہ اعلم و علمہ اتم"

(صدق جدید لکھنؤ ۹ جنوری)

ہم یہاں صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف خاصکر حقیقت الوحی میں الہام کشوف اور رویا کے متعلق نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے آپ نے ایسے لوگوں کو جن کو سچے رویا اور کشوف ہوتے ہیں۔ تین درجے بتائے ہیں۔ اول وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مگر کبھی کبھی انہیں سچے خواب آجاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ سے کچھ کچھ تعلق ہوتا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کے سچے خواب بھی کثرت سے نہیں ہوتے اور جو ہوتے ہیں۔ وہ بھی محدود ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ سے کچھ تعلق ہوتا ہے۔ لیکن تیسرے درجہ کے لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ سے وافر تعلق ہوتا ہے۔ پھر ان آخر الذکر لوگوں کے حالات میں بھی فرق ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ کثرت مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز کرتا ہے۔ یہاں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مختصراً پیش کرتے ہیں۔

"آسمانی نشانوں سے حصہ لینے والے تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ اول وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور کوئی تعلق خدا تعالےٰ سے ان کا نہیں ہوتا صرف دماغی مناسبت کی وجہ سے ان کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ اور ان سے کوئی فائدہ ان کی ذات کو نہیں ہوتا۔ اور ہزاروں شریر اور بدچلن اور فاسق و فاجر ایسی بیہودہ خوابوں اور الہاموں میں ان کے شریک ہوتے ہیں ....

پھر دوسری قسم کے خواب بین یا ملہم وہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ سے کسی قدر تعلق ہے۔ مگر کامل تعلق نہیں۔ ان لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے۔ جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شدید البرد رات میں دور سے ایک آگ کی روشنی دیکھتا ہے۔ اس کے دیکھنے سے اتنا فائدہ تو اسے حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی راہ پر چلنے سے پرہیز کرتا ہے۔ جس میں بہت سے گڑھے اور کانٹے اور پتھر اور سانپ اور درندے ہیں۔ مگر اس قدر روشنی اس کو سردی اور ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔ پس اگر وہ آگ کے گرم حلقہ تک پہونچ نہ سکے۔ تو وہ بھی ایسا ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اندھیرے میں چلنے والا ہلاک ہو جاتا ہے..

پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے۔ جب ایک شخص اندھیری اور شدید البرد رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے۔ اور اس میں چلتا ہے۔ بلکہ اس کے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ تک وہ لوگ پہونچتے ہیں۔ جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتش محبت الٰہی میں جلا دیتے ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے۔ اور دوڑ کر اس موت کو اپنے لئے پسند کر لیتے ہیں۔ اور ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں۔ اور خدا کے لئے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اسکے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں۔ کہ فرشتے بھی آن کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ روحانی پہلوان ہوتے ہیں۔ اور شیطان کے تمام حملے ان کی روحانی قوت کے آگے ہیچ ٹھہرتے ہیں۔ وہ سچے وفادار اور صادق مرد ہوتے ہیں۔ کہ نہ دنیا کے لذات کے نظارے انہیں گمراہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ اولاد کی محبت اور نہ بیوی کا تعلق ان کو اپنے محبوب حقیقی سے برگشتہ کر سکتا ہے۔ غرض کوئی تلخی ان کو ڈرا نہیں سکتی۔ اور کوئی نفسانی لذت ان کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ اور کوئی تعلق خدا کے تعلق میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچے رویا اور الہام کے قبول کرنے کا انسان میں کیوں مادہ رکھا گیا اس کی وجہ بھی بایں الفاظ بیان فرمائی ہے۔

"عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی تخم ریزی کے طور پر اکثر انسانی افراد میں یہ عادت اپنی جاری کر رکھی ہے۔ کہ کبھی کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں۔ تا وہ معلوم کر لیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے۔ لیکن ان کی خوابوں یا الہاموں میں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل کے کچھ آثار نہیں ہوتے۔ اور نہ ایسے لوگ نفسانی ہستیوں سے پاک ہوتے ہیں۔ اور خوابیں محض اس لئے آتی ہیں کہ تا ان پر خدا کے پاک نبیوں پر ایمان لانے کے لئے ایک حجت ہو۔ کیونکہ اگر وہ سچی خواب یا سچے الہامات کی حقیقت سمجھنے سے قطعی محروم ہوں۔ اور اس بارہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

امن وسلامتی کے ساماں لے کے نکلو

اسلام کا سروں میں ہیجان لے کے نکلو
ایمان لے کے نکلو قرآن لے کے نکلو

دجّال لے کے نکلا ہے شیطنت کے دم خم
میداں میں تم مسیحی اوسان لے کے نکلو

الحاد و شرک لائے مرگ و اجل کا جھکڑ
تم زندگی نو کا طوفان لے کے نکلو

چاروں طرف اٹھے ہیں جھگڑے فساد فتنے
امن وسلامتی کے سامان لے کے نکلو

تنویر حق و باطل کا معرکہ غضب ہے
نکلو ہتھیلیوں پر اب جان لے کے نکلو

جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر

دعا کرو کہ خدا تعالیٰ اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں ہماری حقیر کوششوں کو قبول کرے اور اپنے فرشتوں کو ہماری تائید میں لگا دے

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے اس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے

ملاقات کرنے والوں کو ہدایات ۔ ہماری تبلیغی مساعی کے خوشکن اثرات

فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء

(یہ تقریر ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے ۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

اللہ تعالیٰ کا شکر

ادا کرنا تو انسان کے لئے ہمیشہ ہی ضروری ہے مگر اس زمانہ میں اس کے فضلوں اور احسانات کو دیکھتے ہوئے اس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے ۔ میں اب ضعیف اور بوڑھا ہو چکا ہوں ۔ جوانی کی عمر میں جب میں صرف ۲۶ سال کا تھا مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا تھا ۔ اور اگر میں زندہ رہا تو جنوری میں میں ۷۰ سال کا ہو جاؤں گا ۔ گویا میری خلافت پر ۴۵ سال کا عرصہ گذر چکا ہے ۔ اور اتنے لمبے عرصہ تک کام کرنے کی توفیق مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملی ہے ۔ لیکن پھر بھی ایک وہ زمانہ تھا جب میں بغیر سوچے سمجھے تقریر کیلئے کھڑا ہو جاتا تھا اور گھنٹوں تقریر کرتا چلا جاتا تھا ۔ اور اب میرا خطبہ بعض دفعہ پانچ سات منٹ کا ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ ۲۰ منٹ کا ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ ۲۵ منٹ کا ہوتا ہے اور بعض دفعہ آدھ گھنٹے کا ہوتا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

ورنہ اس عمر میں جو مجھے بیماری کا حملہ ہوا ہے یہ بڑا تکلیف دہ ہے ۔ اس کے اثرات کی وجہ سے پہلے مجھے یہ وہم ہو گیا تھا کہ بیماری بڑھ رہی ہے ۔ مگر جب میں نے یورپ کے اس ڈاکٹر کو لکھا جس نے میرا علاج کیا تھا ۔ تو اس نے لکھا کہ بیماری بڑھ نہیں رہی ۔ بلکہ یہ ایک اتفاقی امر ہے ۔ اور ریوماٹزم یعنی وجع المفاصل کی تکلیف ہے ۔ ورنہ یہ درست نہیں کہ آپ کا مرض بڑھ رہا ہے ۔ مرض جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے مگر اس کے علاوہ عمر کا تقاضا بھی ہوتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک قصہ سُنایا کرتے تھے

کہ کسی شخص نے ایک بڑی عمر کے آدمی کو کوئی بات صفائی سے کہہ دی ۔ اس پر اُس بڑی عمر کے آدمی نے اُسے گالی دیدی ۔ وہ کہنے لگا یہ عمر کا تقاضا ہے ۔ جب اس نے کہا عمر کا تقاضا ہے تو اس نے اور گالی دی ۔ وہ کہنے لگا یہ بھی عمر کا تقاضا ہے اس پر اس نے اور گالی دیدی ۔ وہ کہنے لگا یہ بھی عمر کا تقاضا ہے ۔ جب اس نے تین دفعہ یہی کہا تو وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا تم باز نہیں آتے ۔ تو انسانی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ کمزوری بھی بڑھتی چلی جاتی ہے ۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہوتا ہے

کہ اس کمزوری کے باوجود انسان تھوڑا بہت کام کر سکتا ہے ۔ اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہونا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے ۔ بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور رات کو لیٹنا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ احسان رہا ہے کہ باوجود بیماری کے حملے کے اور اس پر ایک لمبی مدت گذر جانے کے مجھے قرآن کریم نہیں بھولا ۔ میں جب بھی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں اس کے نئے نئے معارف میرے دل میں آتے جاتے ہیں ۔ اور پھر اس سال تو قرآن کریم کے کثرت سے پڑھنے کی اتنی توفیق ملی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ملی ۔ یعنی باوجود بیماری کی تکلیف کے اس سال جون سے لے کر اس وقت تک ۲۴-۲۵ دفعہ میں قرآن کریم ختم کر چکا ہوں ۔

اِس وقت میں

جلسے کے افتتاح کے لئے

آیا ہوں ۔ تقریریں بعد میں ہوں گی ۔ ہمارے خاندان کے بعض نکاح ہیں وہ بھی بعد میں ہوں گے ۔ اس وقت تو میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ احسان کیا ہے کہ اس نے ہمیں اسلام کی خدمت کے لئے اور اپنی باتیں سُننے کے لئے جمع کر دیا ہے وہ ہماری اِس خدمت کو قبول فرمائے اور اپنے فرشتوں کو اتارے کہ وہ ہماری مدد کریں اور اسلام کی اشاعت دُنیا میں کریں ۔ ہم کمزور ہیں اور ہمارے کندھوں پر وہ کام لادا گیا ہے جس کو سرانجام دینے کی ہم میں طاقت نہیں وہ محض خدا اور اس کے فرشتے ہی کر سکتے ہیں ۔

مغربیت دُنیا میں ایسی غالب آچکی ہے

کہ خود ہمارے بعض احمدی نوجوان بھی اس سے متاثر ہو رہے ہیں ۔ خصوصاً سرکاری عہدوں پر جو لوگ ہیں ان پر بہت زیادہ اثر ہو رہا ہے اور ان میں سے بعض لوگوں کے اہلِ خانہ پردہ چھوڑ رہے ہیں ۔ میں نے پچھلے دنوں اعلان کیا تھا کہ ایسے لوگ جن کی بیویاں پردہ چھوڑ رہی ہیں وہ چاہے کتنے ہی معزز ہوں اُن سے عدمِ تعلق کا اظہار کیا جائے ۔ اس پر مجھے افریقہ کے ایک پریذیڈنٹ نے رپورٹ کی کہ ایک مجلس میں بعض ایسے لوگ جمع تھے جن کی بیویوں نے پردہ چھوڑا ہوا تھا ۔ میں نے اُن سے مصافحہ نہیں کیا ۔ اس پر وہ ناراض ہو گئے اور جماعت کے مبلغوں نے کہا کہ تم نے غلطی کی ہے ۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ نے جو کچھ کیا درست کیا ۔ آپ میرے خطبہ کو صحیح سمجھے ہیں اور مبلغ غلط سمجھے ہیں ۔ ہاں غیر ملکوں میں جہاں پردہ کا رواج نہیں ہے وہاں عدم تعلق کے ساتھ ساتھ

سمجھانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے

کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے فذکر اِن نفعت الذکریٰ یعنی نصیحت کرتے رہو کیونکہ نصیحت ہمیشہ فائدہ بخش ثابت ہوتی رہی ہے ۔ پس دوسروں پر صرف پریذیڈنٹی کا رعب ہی نہ جماؤ بلکہ اخلاص ، خدمت اور پیار سے انہیں اسلام کی طرف واپس لاؤ ۔ محض رعب سے کام نہیں چلتا بلکہ اخلاص ، خدمت اور پیار سے کام چلتا ہے ۔ غرض میں نے انہیں لکھا کہ بات تو آپ نے سمجھ لی ہے اور صحیح طور پر سمجھ لی ہے ۔ لیکن صحیح طریقِ استعمال یہی ہے کہ عدم تعلق کے ساتھ ساتھ اخلاص ، خدمت اور قربانی کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی کوشش کی جائے ۔

اسی طرح ہماری جماعت میں تنظیم بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوئی ہے ۔ جس کے ہمیشہ

خوشکن نتائج

ظاہر ہوتے رہتے ہیں ۔ مجھے یاد ہے ایک زمانہ میں جب میں جوان تھا قادیان میں مخالفوں کا جلسہ ہوا ۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں کہا کہ ہم بہشتی مقبرہ پر حملہ کریں گے اور احمدیوں کی قبریں کھود دیں گے

میں نے حفاظت کے لئے باہر سے آدمی منگوائے ہوئے تھے۔ وہ زمیندار اور اَن پڑھ تھے رات کو میں یہ دیکھنے کے لئے باہر گیا۔ کہ یہ لوگ کیسا پہرہ دے رہے ہیں۔ میرے ساتھ مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر مرحوم تھے۔ اچانک ایک زمیندار دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے مجھے کمر سے پکڑ لیا۔ اور کہنے لگا۔ میں آگے نہیں جانے دوں گا۔ کچھ دوست کہنے لگے۔ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔

میری ڈیوٹی یہ ہے

کہ میں نے اس جگہ سے آگے کسی کو جانے نہیں دینا جب تک اس کو پاس ورڈ معلوم نہ ہو۔ یا اس نے ڈیوٹی کا بلّا نہ لگایا ہوا ہو۔ میں نے ان دوستوں کو جنہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ ڈانٹا اور کہا۔ کہ اس شخص نے جو کچھ کیا ہے۔ درست کیا ہے اس کی ڈیوٹی ہی یہی تھی۔ کہ کسی کو آگے نہ گزرنے دے۔ پھر اس پہریدار نے مجھے کہا۔ پاس ورڈ مقرر ہے۔ وہ مجھے بتائیں خیر اس کا افسر دوڑا ہوا آیا اور اس نے پاس ورڈ بتایا۔ تب پہریدار نے کہا۔ اب آپ اندر جا سکتے ہیں۔ میں نے اس شخص کی تعریف کی۔ اور کہا۔ یہ اس قابل ہے کہ اسے انعام دیا جائے۔ اس نے

بہت اچھا کام کیا ہے

تو ڈیوٹی کی ادائیگی اور تنظیم بھی خدا تعالے کے فضل سے ہی ہماری جماعت میں آئی ہے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ بعض لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ مثلاً آج ہی ملاقات میں میں نے دیکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ میں دیر سے جماعت کو سمجھا رہا ہوں۔ کہ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور ضعیف ہو گیا ہوں پھر بھی بعض لوگ اظہار عقیدت کی وجہ سے اپنے گھٹنے میرے آگے ٹیک دیتے ہیں۔ اور مجھے آگے کو کھینچتے ہیں۔ ایک شخص نے تو میرے پاؤں پر اپنا گھٹنہ رکھ دیا جس کی وجہ سے مجھے کوئی دو گھنٹہ درد رہی وہ پاؤں گو بیماری سے متاثر نہیں ہے۔ مگر شاید

یہ بیماری کا اثر ہے

کہ اگر میرے دائیں طرف بھی جو بیماری سے متاثر نہیں ہے۔ چوٹ لگے۔ تو وہ بائیں طرف جو بیماری سے متاثر ہے اثر کر جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد میرے لئے ایک قدم چلنا بھی مشکل ہو گیا۔ اور اب بھی میں بڑی مشکل سے یہاں پہنچا ہوں میری انگلیوں میں کھچاوٹ ہوتی تھی اور کانٹے سے چبھتے تھے۔ تو ملاقات کے وقت

بہت احتیاط کرنی چاہیئے

ملاقات کرانے والوں کو بھی میں نے کئی دفعہ سمجھایا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ مجھے بائیں طرف بیماری کا حملہ ہوا ہے۔ اگر تم ملاقات کرنیوالوں کو میری بائیں طرف سے گزارو گے تو میں انہیں دیکھ نہیں سکوں گا۔ کیونکہ بائیں طرف مجھے بیماری کا حملہ ہوا ہے اور بائیں آنکھ سے اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا۔ اسلئے ملاقات کرنیوالوں کو میری دائیں طرف سے لانا چاہیئے۔ لیکن باوجود میرے سمجھانے کے وہ ملاقات کرنے والوں کو میری بائیں طرف سے ہی لاتے تھے۔ آخر میری آنکھیں تو کمزور ہیں۔ ملاقات کرنے والے کی آنکھیں تو کمزور نہیں ہوتیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں نے اسے نہیں پہچانا۔ اس لئے وہ اور زیادہ عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ مجھے پہچان لیں اگر

ملاقات کرنے والے

کو دائیں طرف سے لایا جائے۔ تو اسے میرے چہرے سے پتہ لگ جائے گا۔ کہ میں نے اسے کچھ کچھ پہچان لیا ہے۔ یوں تو میں کئی کئی سو صفحہ دن میں پڑھ لیتا ہوں مگر اس سال آنکھوں میں کچھ ایسی کمزوری پیدا ہو گئی ہے کہ میں چہرہ پہچانتا ہوں تو محض اس کی شیپ (shape) کی وجہ سے پہچانتا ہوں۔ ورنہ چہرے کے اعضاء مجھے نظر نہیں آتے۔ میں صرف اندازہ لگا کر پہچان لیتا ہوں کہ اس شکل کا فلاں شخص ہوتا تھا۔ تو دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ملاقات کے وقت بہت احتیاط سے کام لیں۔ کیونکہ اب میری نظر بھی کمزور ہے۔ اور صحت بھی کمزور ہے۔ یہ عقیدت کے اظہار کا طریق نہیں۔ میں زجر نہیں کرتا۔ مگر شریعت اسکو گستاخی اور بد اخلاقی قرار دیتی ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بعض لوگ آتے تھے۔ اور وہ بہت اونچی آواز سے باتیں کرتے تھے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ بے ادبی ہے۔ اور اس سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے (سورۃ حجرات ع)

اسی طرح قریب آ کر اور گھٹنے ٹیک کر بیٹھ جانا یہ بھی گستاخی ہے۔ بلکہ ڈر ہے کہ اس کا اثر ایمان پر بھی نہ جا پڑے۔

اب میں

دعا کر دیتا ہوں

دوست بھی دعا کریں کہ اللہ تعالے اس جلسہ کو بہت برکت والا کرے اور ہمارا یہاں جمع ہونا صرف پاکستان کی جماعت کے لئے ہی برکت والا نہ ہو۔ بلکہ ہمارے یہاں جمع ہونے کے نتیجے میں اللہ تعالے امریکہ انگلینڈ اور یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی برکتیں نازل کرے اور ہر جگہ پر اسلام کی اشاعت ہو جائے۔ سیرالیون (ویسٹ افریقہ) کی جماعت نے لکھا ہے کہ ہم بھی یہاں سالانہ جلسہ کر رہے ہیں۔ دعا کریں۔ کہ خدا تعالے ہمارے جلسہ سالانہ کو قبول فرمائے۔ چار چار پانچ پانچ سو میل سے لوگ

جلسہ میں شرکت

کے لئے آ رہے ہیں۔ وہ لوگ ہمارے جلسہ پر آنیوالوں سے تو کم ہیں۔ مگر وہ جماعتیں ابھی نئی نئی قائم ہوئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالے کے فضل سے وہاں جماعت ترقی کر رہی ہے اور اب وہ جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں

دوست دعا کریں

کہ اللہ تعالے ان کے جلسہ کو بابرکت کرے اور دور دور کے لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو۔ وہاں اگرچہ جماعت کی تعداد کم ہے۔ مگر ملک کے وزراء بھی ہمارے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اب بھی انہوں نے اطلاع دی ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی نے چار طالب علم یہاں بھیجے ہیں اور انہیں کہا ہے۔ کہ احمدیت کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ وہ افریقہ میں کس طرح بڑھ رہی ہے۔ وہ طالب علم مسجد میں بھی آئے اور انہوں نے مطالعہ کے لئے بعض کتب بھی لیں۔ اسی طرح وہاں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ تو اس تقریب میں ملک کا وزیر اعظم بھی شامل ہوا۔ اسی طرح ملکہ الزبتھ نیگوس میں آئیں۔ تو وہاں انہوں نے سب سے مقدم ہمارے مبلغ کو ہی کیا۔ جس نے انہیں

قرآن شریف پیش کیا

جو انہوں نے بڑے اعزاز سے قبول کیا اور واپس جا کر شکریہ کا خط لکھا۔ غرض غیر ملکوں میں تعصب کم ہے۔ اس دفعہ بھی ہمارے جلسہ پر ایک امریکن عورت آئی ہوئی ہے۔ وہ مجھے ملی اور کہنے لگی۔ خلیل احمد ناصر میرا واقف ہے۔ اس کے نام مجھے کوئی پیغام دیدیں۔ وہ ٹیپ ریکارڈر لائی ہوئی ہے میں نے کہا۔ میں اکیلے ناصر کے نام کیوں پیغام دونگا میں ساری جماعت کے نام پیغام دوں گا۔ تاکہ وہ سب اس سے فائدہ اٹھائیں۔ کہنے لگی اچھی بات ہے آپ

ساری جماعت کے نام پیغام

دیدیں۔ چنانچہ وہ مجھ سے ٹیپ ریکارڈر پر سورۃ فاتحہ پڑھوا کر اور پیغام لے کر چلی گئی (اور اس وقت وہ لاہور کے امریکن ہسپتال میں بیمار پڑی ہوئی ہے) اسی طرح امریکہ سے رسالہ لائف کا ایک نمائندہ ٹیپ ریکارڈر لے کر افریقہ گیا۔ اور ہمارے مبلغ نے لکھا کہ وہ یہاں سے میری تقریر ریکارڈ کر کے ساتھ لے گیا ہے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ میں یہ تقریر امریکہ جا کر لوگوں کو سناؤنگا۔ تو اللہ تعالے کے فضل سے بیرونجات میں ترقی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے یہاں کے لوگوں کے دلوں سے بھی بغض اور کینہ کو کم کرے اور انہیں صداقت پر غور کرنے اور سمجھنے کی توفیق بخشے تاکہ ان کے دل کی گرہیں کھل جائیں۔ اور کل تک جو ہمارے مخالف تھے۔ ہمارے بھائی بن جائیں

اب میں دعا کر دیتا ہوں۔ سب دوست میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی اور پھر حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا تحریری مقابلہ

لجنات اماء اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

تمام لجنات اماء اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۰ فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک تحریری مقابلہ ہوگا۔ اس میں آٹھ تا پندرہ برس کی تمام احمدی لڑکیوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔

لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ ابھی سے ناصرات الاحمدیہ کو اس تحریری مقابلہ کے لئے تیار کریں۔ تمام مضامین مرکز میں بھجوائے جائیں۔ ہر مضمون کے ساتھ مضمون نگار کا نام عمر کلاس اور مقام کا ذکر ضروری ہے۔ اس مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنیوالی لڑکیوں کو انعام بھی دیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا میرے والد محترم احمد دین صاحب جمیل عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (عبدالہادی ناصر)

جماعت احمدیہ بھارت کی طرف سے جمعیۃ العلماء ہند کو تعاون کی پیشکش

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی

۲

احمدیہ مشن

جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے گوشے گوشے میں جتنے تبلیغی ادارے قائم کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تو بہت جگہ اور وقت چاہتی ہے۔ بس مندرجہ ذیل خاکے سے اس کی عالمگیر تبلیغی جدوجہد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

تبلیغی مراکز

اسماء مراکز	تاریخ اجراء
۱۔ احمدیہ مسلم مشن لنڈن	سنہ ۱۹۱۲ء
۲۔ احمدیہ مسلم مشن ماریشس	سنہ ۱۹۱۵ء
۳۔ احمدیہ مسلم مشن امریکہ	سنہ ۱۹۲۱ء
۴۔ احمدیہ مسلم مشن مغربی افریقہ	سنہ ۱۹۲۱ء
۵۔ احمدیہ مسلم مشن سیرالیون	
۶۔ احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ	سنہ ۱۹۳۴ء
۷۔ احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا	سنہ ۱۹۲۱ء
۸۔ احمدیہ مسلم مشن انڈونیشیا	سنہ ۱۹۲۵ء
۹۔ احمدیہ مسلم مشن سنگاپور	سنہ ۱۹۳۵ء
۱۰۔ احمدیہ مسلم مشن اسپین	سنہ ۱۹۴۶ء
۱۱۔ احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ	سنہ ۱۹۴۷ء
۱۲۔ احمدیہ مسلم مشن فلسطین	سنہ ۱۹۲۸ء
۱۳۔ احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ	سنہ ۱۹۴۸ء
۱۴۔ احمدیہ مسلم مشن جرمنی	سنہ ۱۹۴۹ء
۱۵۔ احمدیہ مسلم مشن ٹرینیڈاڈ	سنہ ۱۹۵۰ء
۱۶۔ احمدیہ مسلم مشن سیلون	سنہ ۱۹۵۱ء
۱۷۔ احمدیہ مسلم مشن برما	سنہ ۱۹۵۲ء
۱۸۔ احمدیہ مسلم مشن شام۔	
۱۹۔ احمدیہ مسلم مشن لبنان۔	
۲۰۔ احمدیہ مسلم مشن مسقط	

یہ ہندوستان و پاکستان کے مشن اس کے علاوہ ہیں۔ صرف ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی قریباً ڈیڑھ سو شاخیں ہیں اور ہر شاخ اپنا ایک تبلیغی نظام رکھتی ہے۔ اوپر جن مشنوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سارے ہی مرکزی مشن ہیں۔ اور ہر مشن کی بہت سی شاخیں ہیں خصوصاً مغربی و مشرقی افریقہ مشنوں کے ماتحت تو اور سینکڑوں مشن کام کر رہے ہیں

جمعیۃ العلمائے ہند جماعت احمدیہ کے ان مراکز پر نظر ڈال کر یہ معلوم کرسکتی ہے کہ جماعت احمدیہ نے ایک ہمہ گیر ادارے کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ اور اس جماعت کے تبلیغی مراکز اکثر حصہ دنیا پر قائم ہو چکے ہیں۔

دوسری بات جو اس فہرست پر نظر ڈال کر معلوم کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ خصوصاً تقسیم ہند کے بعد تو اس جماعت نے دنیا کے بہت سے اہم حصوں میں اپنے مراکز قائم کر دئیے ہیں۔

دوسری تجویز

جمعیۃ العلمائے ہند کی اس تجویز میں دوسری ضرورت یہ ظاہر کی گئی ہے کہ قرآنی تعلیمات اور سیرت مقدسہ کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے۔

تجویز کے یہ الفاظ پڑھنے کے بعد جب ہم جماعت احمدیہ کو دیکھتے ہیں تو نیکی کے اس میدان میں بھی جماعت بہت آگے سے اور تیز گام نظر آتی ہے۔ اور جن مشنوں کی فہرست درج کی گئی ہے ان میں سے ہر مشن اپنی اپنی علاقائی زبانوں میں ہمیشہ گرانقدر اسلامی لٹریچر شائع کرتا رہتا ہے۔ ان مشنوں کے ذریعہ آج تک انگریزی۔ جرمن، فرانسیسی، ڈچ سواحیلی، مشرقی افریقہ سنہالی (سیلونی) ملائی اور برمی زبانوں میں اسلامی عقاید و تعلیمات۔ اقتصادیات و معاشیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر سینکڑوں کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ان کتب کے علاوہ اکثر مشنوں کا اپنا پریس اور رسالے بھی ہیں جن کے ذریعہ ہمیشہ غیر مسلم دنیا کو قرآنی تعلیمات اور آنحضرت صلعم کی سیرت مقدسہ سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ ان اخباروں اور رسالوں میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

دی اسلام — جرمن زبان میں سوئٹزرلینڈ سے شائع ہوتا ہے۔

الاسلام — ڈچ زبان میں ہالینڈ سے شائع ہوتا ہے۔

دی ٹرتھ — انگریزی زبان میں نائیجیریا سے شائع ہوتا ہے۔

افریقن کریسنٹ — انگریزی میں سیرالیون سے شائع ہوتا ہے۔

دی میسج — انگریزی، سنہالی اور تامل میں سیلون سے شائع ہوتا ہے۔

پیس — انگریزی میں بورنیو سے شائع ہوتا ہے۔

الاسلام — انڈونیشین زبان میں انڈونیشیا سے شائع ہوتا ہے

Mapenzi ya mangu — سواحیلی زبان میں مشرقی افریقہ سے شائع ہوتا ہے

البشریٰ — عربی زبان میں فلسطین سے شائع ہوتا ہے

سن رائز — انگریزی میں گولڈ کوسٹ سے شائع ہوتا ہے

لے پراگریس اسلامک — فرانسیسی زبان میں ماریشس سے شائع ہوتا ہے۔

المبشری — انگریزی میں سیرالیون سے شائع ہوتا ہے۔

الہدیٰ — انڈونیشین زبان میں جاوا سے شائع ہوتا ہے

یہ تو بیرونی مشنوں کے اخبارات و رسائل کی فہرست ہے۔ ہندو پاک میں ان کے علاوہ اردو۔ انگریزی اور ملیالم زبانوں میں بہار اخبارات و رسائل نکلتے ہیں۔

ان تمام اخبارات و رسائل میں قرآن و احادیث پیش کرنے کے علاوہ مسائل حاضرہ پر بھی اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی ہے غرض جماعت احمدیہ صحافت نگاری میں بھی ایک بلند مقام اور بین الاقوامی پوزیشن حاصل کر چکی ہے۔

تراجم قرآن پاک

ان قابل قدر کارناموں کے علاوہ بھی جماعت احمدیہ نے تاریخ اسلام میں جو ایک معجزانہ کردار ادا کیا ہے وہ تراجم قرآن مجید کی مہم کا آغاز ہے۔ جماعت احمدیہ اپنی قلت تعداد۔ محدود وسائل اور نامساعد حالات کے باوجود دنیا کی دو سو زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے کرنے کا عہد کر چکی ہے۔ ان میں سے دنیا کی چودہ مشہور زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں۔ یعنی انگریزی۔ ڈچ۔ فرانسیسی۔ پرتگیزی، اطالوی ہسپانوی۔ جرمنی۔ سواحیلی۔ ملائی۔ انڈونیشین فینٹی۔ ہندی اور گورمکھی۔

ان میں انگریزی، ڈچ، جرمنی سواحیلی اور گورمکھی زبانوں کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اہل علم سے سند قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ان تمام تبصروں کو پیش کرنا تو اس جگہ دشوار ہے۔ جو یورپ امریکہ اور افریقہ کے اخباروں اور مفکروں نے قرآن کریم کے تراجم پر کئے۔ لیکن اس جگہ دو مفکروں کی رائیں پیش کرتا ہوں جن سے ان ترجموں کی افادی حیثیت کا علم ہوگا۔

پروفیسر ایچ۔ اے۔ آر گب نے انگریزی ترجمہ قرآن پاک کو پڑھ کر کہا:۔

"یقیناً قرآنی تعلیمات کو جامعیت کے ساتھ پیش کرنے کا یہ انداز بقدر کافی حامل اور ہر طرح قابل تحسین ہے۔ اگر انجمن اقوام متحدہ اس میں بیان کردہ اصول پر عمل پیرا ہوسکے تو یقیناً کسی حد تک اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرسکتی ہے۔"

فرانسیسی ترجمہ کی نسبت ادبیات عربی مدرسہ السنہ شرقیہ کے پروفیسر ریجس بلاشر لکھتے ہیں کہ: Pro Rigis Blochese

"یہ ترجمہ جیسا کہ فرانسیسی زبان کی ایک مثال ہے۔ متن کا بھی ہوبہو چربہ ہے۔ ترجمہ کی یہ صحت جس سے قرآن کریم کے مبہم اور مشکل مقامات کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ ہر طرح قابل تعریف رہے گی"

اسی طرح اور بہت سے مفکروں نے ان تراجم قرآن پاک کے ظاہری و باطنی حسن کی تعریف کی ہے۔

مقدمۃ القرآن

ان ترجموں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا لکھا ہوا ایک مقدمہ بھی ہے جس میں تعلیمات قرآنیہ کا ادیان عالم کی تعلیمات سے موازنہ کرنے کے علاوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بھی نہایت حسین پیرایہ اور محققانہ انداز میں پیش کی گئی ہے۔ یہ مقدمہ مطالب قرآن کے سمجھنے میں پوری یاوری و رہنمائی کرتا ہے اور آج تک سینکڑوں سعید روحیں اس مقدمہ کے ذریعہ قبول اسلام کا شرف حاصل کر چکی ہیں۔

اس مقدمہ کے علاوہ جماعت احمدیہ خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بھی مختلف زبانوں میں متعدد کتب شائع کر چکی ہے۔ ان کتب کی ترتیب و اشاعت کے وقت عہد حاضر کی سائنس فلسفہ، اخلاق اور معاشی نظام ہر چیز ملحوظ رکھی گئی ہے اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ ان کتب کی اشاعت سے اسلامی لٹریچر میں بے نظیر اضافہ ہوا ہے۔ (باقی)

اہلیہ محترمہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صحت

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ کی صحت کے متعلق کراچی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ بجلی کی شعاعوں کے ذریعے علاج شروع کر دیا گیا ہے اور بفضلہ تعالیٰ اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں

بیرونی ممالک کے غیر موصیوں کیلئے
ہفتہ تحریک وصیت

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان اور آزاد کشمیر میں ہفتہ وصیت منانے کے لئے ۲۲ر لغایت ۲۸ر فروری ۱۹۵۹ء کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ الفضل مجریہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۸ء میں اعلان ہو چکا ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی دقت نہ ہو تو وہ بھی انہی ایام میں ہفتہ وصیت منائیں۔ لیکن اگر اپنے حالات کے ماتحت وہ اِن ایام کو موزوں نہ سمجھتے ہوں تو وہ آگے پیچھے کر سکتے ہیں۔ مگر بہر حال ممالک بیرون کی جماعتوں کو بھی اس اہم تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔

تفصیل کے لئے محولہ بالا اخبار ملاحظہ فرمایا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ایک الوداعی تقریب

بتاریخ ۲۰ ماہ صلح ۱۳۳۸ہش کو خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ میں بعد نماز عصر معلمینِ وقف جدید کو ایک دعوت عصرانہ پر مدعو کیا گیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے بعد سے جملہ معلمینِ وقف جدید کو مرکز میں ٹھہرا کر تین ہفتہ کا ایک علمی کورس پڑھایا جا رہا تھا۔ جس کے اختتام پر یہ تقریب عمل میں آئی۔

مکرم رشید احمد صاحب قادری نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ اور مکرم صوفی علی محمد صاحب نے "مصلح موعود" کی شان میں اپنا پنجابی کلام سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی نور الحق صاحب نے معلمین کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر مکرم سید منیر احمد صاحب انچارج وقفِ جدید نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی (جو بوجہ علالت تقریب میں تشریف نہ لا سکے تھے) کی تحریر فرمودہ چند نصائح پڑھ کر سنائیں۔ جن میں دائماً تقویٰ پر قدم زن رہنے کی تلقین کی گئی تھی۔ اس کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے واقفین کو ہر لحاظ سے عملی نمونہ بننے کی تلقین کرتے ہوئے کامیابی کے اصولی گُر پُر حکمت انداز میں بیان فرمائے اور بالآخر دعا ہوئی۔ جس کے بعد مٹھائی اور چائے سے حاضرین کی تواضع پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے بھی شرکت فرمائی۔ (المنتقر ظہور احمد خاں ناصر عفی اللہ عنہ)

محترمہ فضل نور صاحبہ مرحومہ

فضل نور صاحبہ زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنگا بنگیال (راولپنڈی) کا تین ماہ کی لمبی علالت کے بعد ۸ر جنوری ۱۹۵۹ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے بعد چار لڑکیاں اور ایک لڑکا اور ۲۷ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

مرحومہ نے ۱۹۲۱ء میں بیعت کی اور خود تحریک کا موجب بنکر قبلہ چوہدری غلام احمد صاحب کو جو اس وقت ریاست بہاولپور میں سب انسپکٹر پولیس تھے بیعت سلسلہ کی ترغیب دی اور بیعت کروائی۔

مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالکہ تھیں اور اپنے سارے خاندان میں بڑی قدر و منزلت کے مقام پر تھیں ان کا سایہ اُٹھ جانا اور مفارقت سارے خاندان کیلئے ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے بعد اِس خاندان میں ان کی تمام خوبیاں اور حسنِ سلوک کا نعم البدل عطا کرے۔

مرحومہ اس علاقہ کے ایک بہت بڑے زمیندار اور مقتدر رئیس چوہدری طور باز خان آف تلہ گنگ کی دختر تھیں۔ چوہدری طور باز خان احمدی نہ تھے مگر جب مرحومہ نے بیعت کی تو چوہدری صاحب نے خاص طور پر ایک تلقین کی کہ "بیٹی احمدی تو ہو گئی ہو اس سلسلہ پر ثابت قدم رہنا"۔ خدا کے فضل و کرم سے مرحومہ نے اپنی تمام عمر (قریباً ۷۵ سال) میں اس کی پوری تعمیل کی۔

مقامی جماعت کے احباب نے ۹ر جنوری ۱۹۵۹ء بعد نماز جمعہ مرحومہ کی نماز جنازہ قبلہ چوہدری غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چنگا بنگیال کی قیادت میں ادا کیا۔ احباب سلسلہ و دیگر بزرگانِ سلسلہ سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُ

مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مرحومہ میری خوشدامن تھیں۔

(چوہدری) محمد فضل عفی عنہ (حال عیسیٰ خیل ضلع میانوالی) آف چنگا بنگیال

موصی اصحاب سے چند ضروری گذارشات

ذیل میں چند ضروری معروضات موصی اصحاب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو اگر وہ ملحوظ رکھیں تو امید ہے کہ وہ اپنے حسابات کو درست اور دفتر کے ریکارڈ کو مکمل رکھوانے میں دفتر کی قابل صد شکر گذاری اعانت فرمائیں گے۔

اوّل: دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے جب کسی گذشتہ سال یا متعدد گذشتہ سالوں کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے بجٹ فارم اصل آمد پہنچے تو پوری احتیاط کے ساتھ اور حتی الامکان بہت جلد اس فارم کو پُر کر کے واپس فرمائیں۔ سوائے خاص مجبوریوں کے۔ عام طور پر آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ فارم صحیح اندراج کے ساتھ آپ دو ہفتہ کے اندر اندر واپس کر دیں۔ تاکہ آپ کے حصہ کی آمد وصیت کے چندوں کا حساب درست اور مکمل رہ سکے۔ آپ یہ انتظار کیوں کرتے ہیں کہ آپ کو دوبارہ سہ بارہ یاددہانیاں کرائی جائیں۔ جیسا کہ آپ اپنی وصیت کی غرض اور اس کے مقصد اور اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ کیا آپ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ سلسلہ کے مال کے ایک حصہ کو یاددہانیوں اور رجسٹری نوٹسوں پر ضائع کیا جائے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہو گا۔ تو پھر آپ کو دوسری تیسری یاددہانی یا رجسٹری نوٹس کا انتظار کیوں ہو؟

دوم: آپ کی طرف سے بجٹ فارم پُر ہو کر واپس آنے پر دفتر کی طرف سے آپ کو گذشتہ سال کی وصول شدہ رقوم کا تفصیلی حساب بھیجا جاتا ہے۔ جس سے آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ذمہ کتنا بقایا یا دفتر میں آپ کا کتنا فاضلہ ہے۔ اس تفصیلی حساب میں اگر آپ کی کوئی ادا کردہ رقم درج نہ ہو تو مہربانی فرما کر فوری طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے کوپن نمبر اور تاریخ سے اطلاع دیں۔ جس کے ذریعہ سے وہ رقم داخل خزانہ ہوئی تھی۔ تاکہ دوبارہ پڑتال کی جائے اور اگر وہ رقم واقعہ میں آپ کے حساب میں درج ہونے سے رہ گئی ہو تو درج کر کے آپ کا حساب درست کر دیا جائے۔

سوم: اگر آپ خود اپنے چندہ حصہ آمد کی ادائیگی میں چھ ماہ سے زائد عرصہ کے بقایادار ہیں اور اس کی ادائیگی کے لئے آپ نے اس وقت تک دفتر سے کوئی معین صورت پیش کر کے منظوری نہیں لی۔ تو آپ کو اس کی فکر ہونی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے بلکہ قواعد کے لحاظ سے ضروری ہے کہ ایسی صورت حال میں آپ کی وصیت کو مجلس کارپرداز میں منسوخ کرنے کے لئے پیش کر دیا جائے اور پھر آپ کو پریشان ہونا پڑے۔ پس آپ کو اپنے چندہ حصہ آمد کے بقایا زائد از چھ ماہ کی ادائیگی کے لئے دفتر کے ساتھ فوراً خط و کتابت کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آپ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے کیا صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

چہارم: اگر آپ نے اپنے بقایا کی ادائیگی کے لئے معین صورت پیش کر کے مہلت لے رکھی ہے یا آپ نے اپنے کسی متوفی موصی رشتہ دار کے بقایا کی ادائیگی کے لئے ضمانت دی ہوئی ہے تو اس بات کو فراموش نہ کیجئے کہ دونوں صورتوں میں آپ کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے اور آپ کو اس ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے اپنی دیگر ضروریات پر اس عہد کو مقدم کرنا چاہیئے جو آپ نے مہلت لے کر یا ضمانت دے کر کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

پنجم: اگر آپ ایک مقام سے دوسرے مقام پر تبدیل ہو چکے ہیں تو کیا آپ نے اپنے موجودہ پتہ سے (جس پر آپ سے خط و کتابت کی جا سکے۔) دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما دیا ہے؟ اگر نہیں تو بہت جلد بلکہ اولین فرصت میں مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔ تاکہ بوقت ضرورت آپ کے سابقہ مقام اور پتہ پر خط و کتابت کر کے دفتر کا وقت اور پیسے ضائع نہ ہوں اور تا آپ کے ساتھ دفتر بوقت ضرورت رابطہ خط و کتابت قائم رکھ سکے اور اس میں تاخیر نہ ہو۔

ششم: دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا وصیت نمبر ضرور لکھیں کیونکہ ایک ہی نام کے خدا تعالیٰ کے فضل سے درجنوں اور بیسیوں موصی ہیں۔ بلکہ چند مثالیں ایسی بھی دیکھی ہیں کہ ولدیت اور سکونت بھی ایک ہی تھی۔ لہذا دفتر بہشتی مقبرہ کو کسی بھی امر کے لئے مخاطب کرتے ہوئے اپنا وصیت نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ــــ ربوہ)

مالی سال جولائی سے شروع ہوا کرے گا

تجارتی مالی اور زرعی حالات کے پیش نظر حکومت پاکستان کا فیصلہ

کراچی ۲۲ جنوری۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کا مالی سال اپریل سے شروع ہو کر مارچ میں ختم ہونے کی بجائے جولائی سے شروع ہو کر جون میں ختم ہوا کرے گا۔ سرکاری اعلان کے مطابق اس فیصلہ پر اسی سال (۱۹۵۹ء میں) یکم جولائی سے عمل شروع ہو جائے گا۔ اس اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس سال یکم اپریل سے ۳۰ جون تک کے عرصے کے لئے نیا بجٹ تیار کرنے کے عارضی انتظامات کئے جائیں گے۔

اس سرکاری اعلان کے تحت سابق حکومت کا وہ فیصلہ منسوخ ہو گیا ہے جس کے تحت ۶۰ء سے مالی سال یکم جنوری سے شروع کرنا مقصود تھا۔ اس سال یکم اپریل سے ۳۰ جون تک کے عرصے کے لئے نئے بجٹ کے عارضی انتظامات کا جو اعلان ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سال یکم جولائی سے شروع ہو کر آئندہ سال ۳۰ جون تک ختم ہونے والا ایک اور بجٹ بعد میں تیار کیا جائے گا۔

آج مرکزی حکومت کے اس فیصلہ کا اعلان جس پریس نوٹ میں کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ مالی سال اپریل تا مارچ کے بجائے جولائی تا جون کر دینے کا جو فیصلہ ہوا ہے۔ اس کی اصل وجوہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) اس تبدیلی کی رو سے بالخصوص مشرقی پاکستان میں ترقیاتی پروگرام کی جلد تکمیل میں مدد ملے گی نیز اس صوبے میں اس طرح سب سے لمبا خشک موسم ایک ہی سال کے اندر پورا ہوا کرے گا۔

(۲) مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو یہ موقع ملے گا کہ وہ ایک ہی مالی سال میں بڑی بڑی فصلوں کا مالیہ وصول کر لیا کریں گی۔

(۳) نئے مالی سال سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ ایک ہی سال میں فصلوں کی پڑتال کر لی جائے گی۔ نیز زرمبادلہ اور تجارتی سال کی ضروریات سے مطابقت پیدا ہو جائے گی علاوہ ازیں روپے اور زرمبادلہ کے بجٹ میں بہتر رابطہ قائم ہو جائے گا۔ . . . .

. . . .

. . . .

(۴) موجودہ مالی سال (اپریل تا مارچ) نیز کیلنڈر سال (جنوری تا دسمبر) میں ایک ہرج ہوتا ہے کہ کام کی مدت نیز فصلوں کے موسم تقسیم ہو جاتے ہیں نئے مالی سال میں یہ نقص نہیں ہوگا۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق مرکزی حکومت کو متعدد درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں واضح کیا گیا تھا کہ جنوری سے دسمبر تک کیلنڈر سال کو مالی سال قرار دینا پاکستان کے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہوگا نیز مرکزی حکومت نے جولائی تا جون کا مالی سال قرار دینے سے قبل دونوں صوبائی حکومتوں سے بھی مکمل صلاح مشورہ کیا تھا۔ چنانچہ یہ فیصلہ مسئلہ کے سارے پہلوؤں پر مکمل غور و خوض کے بعد کیا گیا ہے۔

زرعی اصلاحات پر غور کے لئے کابینہ کی خاص کمیٹی

کراچی ۲۱ جنوری معلوم ہوا ہے کہ صدارتی کابینہ اگلے ہفتہ کے اوائل میں زرعی اصلاحات کمیشن کی سفارشات کے متعلق قطعی فیصلہ کرے گی۔ جنرل محمد ایوب خاں کی زیر صدارت کابینہ نے آج بھی ان سفارشات پر غور کیا۔ اور بعد ازاں صدر کے ایما پر کابینہ کے بعض ارکان پر مشتمل ایک خاص کمیٹی کے آج کراچی میں دو اجلاس منعقد ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل یہ کمیٹی کمیشن کی رپورٹ کے متعلق اپنے تاثرات پیش کر دے گی۔

کھلے جیلوں کا تجربہ کامیاب رہا

ملتان ۲۱ جنوری۔ کرنل اعجاز حسین ڈپٹی انسپکٹر جنرل جیل خانجات ملتان رینج نے دعویٰ کیا کہ ملتان سنٹرل رینج میں کھلے جیلوں کا تجربہ کامیاب رہا ہے ملتان سنٹرل رینج میں لاہور۔ ملتان اور بہاولپور کی ڈویژنیں شامل ہیں۔

ایس وی میں داخلہ کیلئے درخواستیں

ملتان ۲۲ جنوری ملتان ڈویژن میں ایس وی کلاسوں میں داخلہ کے لئے خواتین امیدواروں کا انتخاب یکم سے ۱۵ مارچ تک ہوگا۔ امیدواروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی درخواستیں اپنی اپنی ڈسٹرکٹ انسپکٹرس آف سکولز کو روانہ کر دیں۔

چیچو کی ملیاں سے بجلی کی بہم رسانی

لاہور ۲۲ جنوری۔ سرکاری حلقوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں چیچو کی ملیاں ہائیڈرو الیکٹرک پاور سٹیشن کا پاور ہاؤس جون ۱۹۵۹ء میں کام کرنا شروع کر دے گا۔

سیٹو، نیٹو اور معاہدۂ بغداد میں قریبی رابطہ قائم کرنے کی تجاویز

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس کراچی میں اہم فیصلوں کی توقع

کراچی ۲۲ جنوری۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کا جو اجلاس پاکستان کے دارالحکومت میں چند روز تک ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس میں معاہدہ جنوب مشرقی ایشیاء، معاہدہ شمالی اوقیانوس اور معاہدہ بغداد۔ تینوں تنظیموں کے درمیان گہرا رابطہ اور تعاون قائم کرنے کی تجاویز زیر بحث آئیں گی۔ علاوہ ازیں فنی امداد کے پروگرام کو زیادہ وسیع کر دینے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

کونسل کے قریبی باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اس تنظیم کے پاس اس وقت امدادی حساب میں جو روپیہ موجود ہے اس سے موجودہ سکیموں کی پوری تکمیل کا کام لیا جائیگا نیز جب تک مزید روپیہ نہیں ملے گا کوئی نئی ترقیاتی سکیم طے نہیں کی جائے گی۔ موجودہ سکیموں کے لئے بھی مزید روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

خیال ہے کہ کونسل اپنے اجلاس کراچی میں معاہدۂ جنوب مشرقی ایشیا (سیٹو) معاہدہ شمالی اوقیانوس (نیٹو) اور معاہدۂ بغداد کے درمیان قریبی رابطہ قائم کرنے کے سوال پر غور کرے گی۔ کراچی میں کونسل کا جو اجلاس ۲۶ جنوری کو ہوگا۔ اس میں کوشش کی جائیگی کہ یہ ادارے سب سے پہلے ایک دوسرے کو ضروری معلومات بہم پہنچانے کا انتظام کریں۔ جہاں تک معاہدہ بغداد کے ممالک کا تعلق ہے۔ ان کے درمیان گہرا اقتصادی رابطہ قائم ہے۔ اور انہوں نے اس سلسلے میں کافی ترقی بھی کی ہے۔ سیٹو ممالک نے آپس میں ثقافتی ترقی کے لئے خاصا تعاون کیا ہے۔ لہٰذا ان تینوں اداروں میں معلومات کا تبادلہ تینوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور جب معلومات کا یہ تبادلہ شروع ہو جائے گا۔ تو ایسا پروگرام طے ہو جائیگا۔ جس کے تحت ایک ادارے کے کارکن دوسرے ادارے سے تعلق رکھنے والے دفاتر میں جایا کریں گے۔ اور ایک ادارے کے حکام دوسرے ادارے سے متعلق ممالک میں دورہ کیا کریں گے۔

امریکہ سے دفاعی معاہدے

معاہدۂ بغداد کی کونسل سے گہرا رابطہ رکھنے والے ایک حلقے نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ امریکہ اور معاہدۂ بغداد کے رکن تین اسلامی ممالک پاکستان ترکیہ اور ایران کے درمیان دفاع کے الگ الگ معاہدے طے کرنے کے متعلق بات چیت جاری ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان معاہدوں کو کراچی ہی میں آخری شکل دی جائیگی تاکہ ان کی توثیق جلد ہو سکے۔

کراچی ۲۲ جنوری پاکستانی ٹیم کے سابق ٹیسٹ کپتان عبدالحفیظ کاردار نے کرکٹ کے بورڈ آف کنٹرول کی سلیکشن کمیٹی کی صدارت سے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔

اکالی دل ستیہ گرہ شروع کریگا

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ اکالی دل کی مجلس عاملہ نے کل رات امرتسر میں یہ فیصلہ کیا کہ یکم فروری سے شمالی بھارت میں ستیہ گرہ کی تحریک جاری کر دی جائے گی۔ یہ تحریک گوردوارہ ایکٹ میں ایک حالیہ ترمیم کے خلاف بطور احتجاج شروع کی جا رہی ہے۔ اکالی دل کا موقف یہ ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب نے اس ترمیم کے ذریعہ سکھوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی ہے توقع ہے کہ ۱۵ مارچ کو سکھوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا جائے گا۔ جو پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ کرے گا۔ اکالی دل نے یکم فروری کو مشرقی پنجاب کے ہر ضلع میں دھرم رکھشک (مذہبی تحفظ) کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ مختلف اضلاع میں دھرم پرچار جتھے لے کر جائیں گے اور سکھوں کے مذہبی معاملات میں حکومت کی مداخلت کے خلاف سکھ عوام کی رائے عامہ بیدار کریں گے

بھارت میں ڈکٹیٹر شپ کی حمایت

کراچی ۲۱ جنوری نئی دہلی کے اخبار ہندوستان ٹائمز نے اپنی گیارہ جنوری کی اشاعت میں اعلیٰ بھارتی افسر سے انٹرویو کی روئداد شائع کی ہے اس بھارتی افسر نے اخبار کے ایڈیٹر سے کہا وزیر اعظم کے ذہن میں جو انقلابی، سماجی و اقتصادی پالیسیاں ہیں انہیں عملی جامہ پہناتے ہوئے بھارت کو بدامنی اور طوائف الملوکی سے محفوظ رکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ یہاں صرف ایک پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ ہو

مڈل کے امیدواروں کو رول نمبر

لاہور ۲۲ جنوری۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق ۱۹۵۹ء میں منعقد ہونے والے مڈل سکول امتحان کے باقاعدہ اور پرائیویٹ امیدواروں کو رول نمبر بھیج دیئے گئے ہیں جن امیدواروں کو ابھی تک رول نمبر نہیں ملے وہ ۲۵ جنوری سے پہلے ان کی نقول حاصل کر سکتے ہیں۔ اس تاریخ کے بعد رول نمبر کی نقول کے اجرا کے لئے کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

میں کوئی ایسا علم جس کو علم الیقین کہنا چاہیئے ان کو حاصل نہ ہو تو خدا تعالیٰ کے سامنے ان کا عذر ہو سکتا ہے کہ وہ نبوت کی حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ اس کوچہ سے بکلّی ناآشنا تھے وہ کہہ سکتے ہیں کہ نبوت کی حقیقت سے ہم محض بے خبر تھے اور اس کے سمجھنے کے لئے ہماری فطرت کو کوئی نمونہ نہیں دیا گیا تھا۔ پس ہم اس مخفی حقیقت کو کیونکر سمجھ سکتے۔ اس لئے سنت اللہ قدیم سے اور جب سے دنیا کی بنا ڈالی گئی اس طرح پر جاری ہے کہ نمونہ کے طور پر عام لوگوں کو قطع نظر اس سے کہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اور صالح ہوں یا فاسق ہوں اور مذہب میں سچے ہوں یا جھوٹا مذہب رکھتے ہوں کسی قدر سچی خوابیں دکھلائی جاتی ہیں یا سچے الہام بھی دیئے جاتے ہیں تا ان کا قیاس اور گمان جو محض نقل اور سماع سے حاصل ہے علم الیقین تک پہنچ جائے اور تا روحانی ترقی کے لئے ان کے ہاتھ میں کوئی نمونہ ہو۔ اور حکیم مطلق نے اس مدعا کے پورا کرنے کے لئے انسانی دماغ کی بناوٹ ہی ایسی رکھی ہے۔ اور ایسے روحانی قویٰ اس کو دیئے ہیں کہ وہ بعض سچی خوابیں دیکھ سکتا ہے۔ اور بعض سچے الہام پا سکتا ہے مگر وہ سچی خوابیں اور سچے الہام کسی وجاہت اور بزرگی پر دلالت نہیں کرتے۔ بلکہ وہ محض نمونہ کے طور پر ترقی کے لئے راہیں ہوتی ہیں۔ اور اگر ایسی خوابوں اور ایسے الہاموں کو کسی بات پر کچھ دلالت ہے تو اس بات پر کہ ایسے انسان کی فطرت صحیح ہے۔ بشرطیکہ جذبات نفسانیہ کی وجہ سے انجام بد نہ ہو اور ایسی فطرت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر درمیان میں روکیں اور حجاب پیش نہ آجائیں تو وہ ترقی کر سکتا ہے۔ جیسے مثلاً ایک زمین ہے جس کی نسبت بعض علامات سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کے نیچے پانی ہے۔ مگر وہ پانی زمین کی کئی تہوں کے نیچے دبا ہوا ہے۔ اور کئی قسم کا کیچڑ اس کے ساتھ ملا ہوا ہے اور جب تک ایک پوری مشقت سے کام نہ لیا جائے۔ اور زمین کو بہت دنوں تک کھودا نہ جائے تب تک وہ پانی جو شفاف اور شیریں اور قابل استعمال ہے نکل نہیں سکتا پس یہ کمال شقوت اور نادانی اور بدبختی ہے کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ انسانی کمال بس اسی پر ختم ہے کہ کسی کو کوئی سچی خواب آجائے یا سچا الہام ہو جائے بلکہ انسانی کمال کے لئے اور بہت سے لوازم اور شرائط ہیں۔ اور جب تک وہ متحقق نہ ہوں تب تک یہ خوابیں اور الہام بھی مکر اللہ میں داخل ہیں۔ خدا ان کے شر سے ہر ایک سالک کو محفوظ رکھے؟

(حقیقۃ الوحی)

ہائیڈروجن بم سے زیادہ مہلک جرثومہ

لنڈن ۲۳ جنوری۔ نیوز کرانیکل نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ برطانیہ نے ایک ایسا حیاتیاتی ہتھیار تیار کر لیا ہے جو ہائیڈروجن بم سے زیادہ مہلک ہے لیکن ساتھ ہی اتنا سستا ہے کہ اسے کوئی بھی ملک تیار کر سکتا ہے۔ یہ ہتھیار ایک جرثومہ ہے جو سڑے ہوئے گوشت سے پیدا ہونے والی سمیّت سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ ایسے ایک پونڈ جراثیم ساری دنیا کی آبادی کا صفایا کر سکتے ہیں۔ لیکن استعمال کرنے والے ملک کے لئے ان کا خطرہ کوئی زیادہ نہیں۔ کیونکہ یہ جرثومہ صرف بارہ گھنٹے تک مہلک رہتا ہے۔ برطانوی سائنسدانوں نے یہ جرثومہ پانچ سال کی تحقیقات کے بعد تیار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ روس۔ کینیڈا اور متعدد دیگر یورپی ممالک میں بھی۔ ایسے ہی تجربے ہو رہے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ گذشتہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ صحابہ کرام۔ درویشان کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری والدہ کی حالت پہلے سے بہتر ہے لیکن بخار کی شکایت بدستور ہے۔ اور کمزوری بے حد ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مزید دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ والدہ صاحبہ نے احمدیت کی صداقت کو قبول کر لیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین

محمد علی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اعلان نکاح

۱۔ مورخہ ۲۹ دسمبر بعد نماز فجر مولانا جلال الدین صاحب شمس نے چوہدری حفیظ اللہ خان صاحب اشرف اوورسیر منگلا ڈیم ابن چوہدری اللہ رکھا صاحب کا نکاح نسیم خالدہ کشور بنت ملک محمد لطیف صاحب انسپکٹر پولیس ربوہ سے مبلغ چھ صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

۲۔ اور محمد رشید صاحب ارشد ابن چوہدری محمد صدیق صاحب کا نکاح مورخہ ۲۸ دسمبر بعد نماز شام مبلغ پانچصد روپیہ مہر پر شریفاں بیگم بنت چوہدری برکت اللہ سے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتے جانبین کے لئے بابرکت ہوں۔

(خاکسار حمید اللہ خادم سیکنڈ ایریا ربوہ)